مسعود رشید احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلیدِ حوالہ جات بائیبل

از
شیخ سمیع اللہ شاکر
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لائلپور

مصنف

۱- ذکر باری تعالےٰ
۲- ہمارا ربّ
۳- اسلام نجات دہندہ مذہب
۴- الوہیت مسیح بزبان انگریزی

بار اول ۱۰۰۰ قیمت ٦/

عرضِ حال

کلیدِ حوالہ جات بائیبل اس غرض سے لکھی گئی ہے۔ تاکہ ہمارے خدّام و انصار اللہ یعنی نوجوان و عمر رسیدہ احباب کو مختلف حوالہ جات بائیبل کے تلاش میں کوئی دقّت محسوس نہ ہو۔ آجکل عیسائی لوگوں نے جو اُدھم تبلیغ عیسائیت کے سلسلہ میں مچایا ہوا ہے۔ اظہر من الشمس ہے اُن کی تبلیغی سرگرمیاں بہت تیز ہو گئی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ بائیبل کے مضامین سے واقفیت پیدا ہو۔ مَیں نے مرکز سے شائع شدہ عیسائیت کی تردید میں مختلف ٹریکٹ ہائے سے بھی استنباط کیا ہے۔ اور استفادہ اٹھایا ہے۔ لیکن پھر بھی انگریزی و اُردو بائیبل سے حوالہ جات نکال کر مقابلہ کیا ہے۔ جو کافی محنتِ شاقہ سے کام لیا گیا۔

مَیں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب (دیال گڑھی) مربّی سلسلہ کا بھی ممنون ہوں۔ کہ انھوں نے اپنا وقت کئی دن خرچ کر کے مسودہ تحریر کردہ پر نظرِ ثانی فرمائی۔ اللہ تعالےٰ انھیں جزائے خیر دے۔

خاکسار

سمیع اللہ شاکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

کلیدِ حوالجات بائیبل

چرچ عیسائیت کے تین بنیادی اصول یعنی تثلیث[1] - الوہیت مسیح[2] - کفارہ مسیح[3] ہیں - جو یسوع مسیح کے زندہ آسمان پر چڑھ جانے کے غلط باطل عقیدہ پر مبنی ہیں - اگر یسوع مسیحؑ کی وفات کا مسئلہ تسلیم کیا جائے جو بہرکیف دلائل و براہین سے بخوبی ثابت ہے - تو ان ہرسہ اصول کی عمارت فوری طور پر پیوند زمین ہو سکتی ہے - جو ریت پر تعمیر کی گئی ہے -

بائیبل کے ضروری حوالہ جات کے علاوہ جو ہرسہ بنیادی اصول پر مبنی ہیں - دیگر مختلف حوالہ جات بھی درج کیے جا رہے ہیں تاکہ ہمارے دوستوں کو تلاش کرنے میں دقت محسوس نہ ہو -

۱ - پہلا بنیادی اصول تثلیث ہے - یعنی تین خداؤں کی تردید - یعنی باپ[1] خدا - بیٹا[2] خدا - روح القدس[3] خدا - خدا سچا ٹھہرے -

LET GOD BE TRUE صفحہ نمبر ۱۰۸ - اردو ایڈیشن سال ۱۹۵۴ء شائع کردہ انٹرنیشنل بائیبل سوسائٹی نیویارک امریکہ

"تثلیث کا موجد شیطان ہے" TRINITY IS THE INVENTION OF DEVIL AND GOD IS NOT TO BLAME LET GOD BE TRUE.

۲- پادری سی- جی فانڈر جو ہندوستان میں آیا- اپنا مشن قائم کیا
پہلا پادری ہے- جو کہ ۱۸۱۵ء میں ہندوستان آیا اور ۱۸۲۶ء
میں میزان الحق کتاب تحریر کی- اور ۱۸۶۵ء میں وہ مر گیا-
عیسائیوں کی یہ مایۂ ناز کتاب ہے- اس میں پادری صاحب
فرماتے ہیں- کہ مسیحی لوگوں نے کسی زمانے میں بھی تین خدا نہیں مانے-
بلکہ تین خداؤں پر ایمان لانا عیسائیوں کے نزدیک ایسا ہی
کہ وہ قابل نفرت ہے- جیسا کہ مسلمانوں کے نزدیک- دیکھو
صفحہ نمبر ۱۲۱- پانچواں باب صفحہ ۲۲۳ و صفحہ نمبر ۲۹- دیباچہ
میزان الحق مطبوعہ سال ۱۹۶۲ء شائع کردہ پنجاب ریلیجس
سوسائٹی لاہور- پھر فرماتے ہیں تثلیث ایک راز بستہ ہے-
کہ جس کی بابت ہم نہیں جانتے کہ کیسے ہے- پھر فرماتے ہیں
کہ ہم خدا کو واحد مانتے ہیں- اس کی ذات و صفات میں کسی
کو شریک نہیں کرتے-

۳- خداوند خدا جو ہمارا خدا ہے- ایک ہی خدا ہے (توریت طاؤس $\frac{6}{15-16}$)

۴- ہمیشہ کی زندگی یہ ہے- کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو
اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا جانیں- (یوحنا $\frac{17}{14}$)

۵- خداوند وہی خدا ہے- جو اوپر آسمان میں ہے اور نیچے زمین
میں ہے- اس کے سوا اور کوئی نہیں- (توریت استثنا $\frac{4}{39}$)

۶- یسوع مسیح کہتا ہے- کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے- نیک کوئی
نہیں مگر ایک خدا- (لوقا $\frac{18}{18}$)

۷- کوئی خدا نہیں مگر ایک (کرنتھیون $\frac{8}{4-6}$)

۸۔ اَے اسرائیل سُن۔ ہمارا خُدا ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲/۲۹-۳۰)
۹۔ تُو کسی کے آگے گردن نہ جُھکا۔ نہ اس کی عبادت کر۔ میں تیرا غیور خدا ہوں۔ (خروج ۲۰/۵-۳)
۱۰۔ جو کوئی خُدا کے سوا کسی معبُود کی قربانی کرے۔ اس کو عذاب آوے۔ (خروج ۲۲/۲۰)
۱۱۔ سب کا باپ۔ سب کا خدا ایک ہی ہے۔ جو سب سے اُوپر سب کے درمیان ہے۔ (افسیون ۴/۶)
۱۲۔ مَیں خُداوند ہوں۔ میرے سوا کوئی نہیں۔ (یسبا ۴۵/۵)

تثلیث کی تائید میں حوالہ جات

۱۔ یہ تینوں ایک ہیں۔ جو آسمان پر گواہی دے رہے ہیں۔ باپ۔ کلام۔ رُوح القدس۔ (۱۔یوحنا ۵/۷)
۲۔ دُوسرا حوالہ یوحنا ۱۰/۳۰ اس میں صرف یہ لکھا ہے۔ میں اور باپ ایک ہیں۔
۳۔ تیسرا حوالہ پولوس رسول کا وہ بیان ہے۔ جو آپ نے یسوع مسیح کے بارے میں دیا" کہ خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ (تمتیس ۳/۱۶)
۴۔ چوتھا حوالہ (یوحنا ۱/۱) ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ غرضکہ تثلیث کو ثابت کرنے کے لیے عیسائی دوست یہ چار حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ خدا باپ۔ خدا بیٹا۔ خدا رُوح القدس۔ تینوں خدا کا ایک خدا ہے۔ اور تینوں کی ذات۔ قدرت۔ ازلیت یکساں و برابر ہے یعنی

ایک برابر ہے تینوں کے اور تینوں برابر ہیں ایک کے۔ یہ بقول پادری فانڈر صاحب "راز بستہ ہے"۔ بولو کونسا مذہب

الوہیت مسیح کی تردید.

١- خداوند خدا جو ہمارا خدا ہے۔ ایک ہی خدا ہے (کرنتھیون ٨/٤-٦)

٢- ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ (یوحنا ١٧/٣)

٣- یسوع مسیح کہتا ہے۔ کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ نیک کوئی نہیں مگر ایک خدا۔ (لوقا ١٨/١٨)

٤- اے اسرائیل سُن۔ ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ مرقس ١٢/٢٩-٣٠)

٥- خداوند ایک ہی ہے۔ (تمطاؤس ٦/١٥-١٦)

٦- سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔ جو کہ سب کے اُوپر سب کے درمیان ہے۔ (افسیون ٤/٦)

٧- تا وہ سب ایک ہو جاویں۔ جیسا کہ اے باپ تو مجھ میں ہے۔ میں تجھ میں ہوں۔ وُہ بھی ہم میں ایک ہے۔ (یوحنا ١٧/٢١-٢٢) (یوحنا ١٤/٢٠)

٨- جو شخص ایمان لاوے۔ وُہ بھی مسیح اور خداوند میں ایک ہے۔ (یوحنا ١٧/٢١)

٩- اس لیے جیسا کہ میں دُنیا کا نہیں تھا۔ وے بھی دنیا کے نہیں ہیں۔ (یوحنا ١٧/١٤)

۱۰- اس لیے کہ تم دنیا کے نہیں ہو- (یوحنا ۱۵/۱۹)

۱۱- اگر مسیح اس واسطے خدا ہو سکتا ہے- کہ وہ بے باپ تھا- تو آدم علیہ السلام جو بلا ماں- باپ تھے- ڈبل خدا ہونا چاہیئے اسی طرح ملک صدق شالم بھی خدائے مجسم ہونے کا حقدار تھا- کیونکہ وہ بھی بلا ماں باپ تھا- (دیکھو عبرانیوں ۷/۳)

۱۲- یتیموں کا باپ، بیواؤں کا دلی اپنے مکان مقدس میں خدا ہے- (زبور ۵۸/۵) گویا ہر گھر میں خدا موجود ہے-

مسیح میں خدائے صفات نہ تھیں- نہ ہی وہ قادر تھا- نہ ہی غیب کا علم جانتا تھا- نہ ہی لوازمات بشری سے پاک تھا- نہ زندگی و موت اس کے اختیار میں تھی- وہ ہر چیز کا محتاج تھا- ملاحظہ ہوں حوالہ جات:-

۱۳- مسیح کو بھوک لگی- انجیر کے درخت کے پاس گیا- پھل نہ لگا تھا- کیونکہ موسم پھل کا نہ تھا- درخت کو بد دعا دی- کیا یہ خدا ہے؟ (متی ۲۱/۱۹-۸) (مرقس ۱۱/۱۲-۱۳)

۱۴- جبکہ سوال کیا گیا- تو مسیح نے جواب دیا- کہ اس گھڑی اس دن کی بابت کوئی نہیں جانتا سوائے خدا کے- نہ فرشتے نہ بیٹا (مرقس ۱۳/۳۲)

۱۵- مسیح نے کہا- کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں- اور پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے سر دھرنے کو بھی جگہ نہیں- کیا یہ خدا ہے جس کو جگہ نہیں ملی- (متی ۸/۲۰ لوقا ۹/۵۷-۶۰)

۱۶- مسیح کے کسی نے طمانچہ مارا- مسیح نے کہا- کہ میرے طمانچہ کیوں مارا-

کیا خدا بھی طمانچہ کھاتا ہے؟ بولو کونسا مذہب ہے (یوحنا ۲۰/۲۳)

۱۷- دائیں- بائیں بٹھانا میرا کام نہیں- باپ کا کام ہے-
(متی ۲۰/۲۳)

۱۸- مسیح نے دعا مانگی- کہ یہ پیالہ مجھ سے ٹل جاوے- دُعا کس سے
کی- (متی ۲۶/۳۹)

۱۹- شیطان چالیس دن مسیح کو آزماتا رہا- کیا یہ خدا ہے؟
(لوقا ۴/۱-۳)

۲۰- مسیح نے چوروں سے کہا- جو اس کے ہمراہ صلیب پر لٹکائے
گیے تھے- کہ تم آج ہی میرے ساتھ بہشت میں جاؤ گے- مسیح
صاحب نہ خود اس دن بہشت میں گیے نہ چور گیے- کیا خدا
بھی جھوٹ بولتا ہے؟ بولو کونسا مذہب ہے؟
(لوقا ۲۳/۴۲-۴۳)

۲۱- مسیح نے اپنے بھائیوں سے کہا- کہ تم میلے چلے جاؤ- میرا وقت
ابھی نہیں آیا- پھر مسیح اُسی وقت مخفی و پوشیدہ طور پر
میلہ چلا گیا- کیا خدا بھی دھوکہ فریب دیتا ہے- (یوحنا ۷/۹-۱۰)

۲۲- مسیح نے صلیب پر تڑپ تڑپ کے جان دے دی- کیا خدا
بھی مرتا ہے؟ (متی ۲۷/۵۰، رومیوں ۵/۶)

۲۳- مسیح نے کہا- کہ میری جان نہایت غمگین ہے- یہاں تک کہ مرنے
کی نوبت پہنچ گئی- کیا خدا بھی غمگین ہوتا ہے- (مرقس ۱۴/۳۴)

۲۴- مسیح کے آنسو بہنے لگے- کیا خدا کے بھی آنسو بہتے ہیں-
(یوحنا ۱۱/۳۳-۳۵)

کیا مسیح بے گناہ تھا؟

۱- عیسائی صاحبان کہتے ہیں - کہ مسیح گناہوں سے پاک تھا - اس لیے وہ خدا ہوا - باقی تمام نسل آدم گنہگار ہیں - مسیح چونکہ آدم کی بہشت سے نہ تھا - اس لیے وہ گنہگار نہ ہوا - خدا کی طرح پاک ہوا - حالانکہ مسیح گناہوں سے پاک نہ تھا - جیساکہ اس نے یوحنا نبی سے بپتسمہ لیا - جو گناہوں کی معافی کے لیے تھا - اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا - (دیکھو مرقس ۱/۴)

۲- یسوع مسیح مرتھا اس کی بہن مریم لعزر سے محبت کرتا تھا - (یوحنا ۱۱/۵) کیا گنہگار بھی دوسرے گنہگاروں کے لیے کفارہ ہوسکتا ہے؟

۳- مسیح کہتا ہے - تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے - نیک کوئی نہیں - مگر ایک خدا - (لوقا ۱۸/۱۸)

۴- جو عورت سے پیدا ہوا ہووے - وہ کیونکر پاک ٹھہرے - (ایوب ۲۵/۴)

۵- مسیح کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لیے بھیج کر گناہ کی سزا کا حکم دیا - (رومیوں ۸/۳)

۶- ایک بدچلن عورت نے مسیح کے پاؤں پر عطر ڈالا اور اس کے بوسے لیے - اور اپنے بالوں سے صاف کیا (لوقا ۷/۳۰ تا ۵۰) (یوحنا ۱۲/۱ تا ۳) (مرقس ۱۴/۵ ، متی ۲۶/۶-۷)

۷- مسیح نے لوگوں کو شراب پلائی - (یوحنا ۲/۱ تا ۱۰)

ان چند حوالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح معصوم و بے گناہ نہ تھا۔ مسیح کے علاوہ بہت سے راست باز۔ نیک و صالح تھے۔ جو خدا کے مقبول و پسندیدہ بندے تھے اور نبی بھی موجود تھے۔

مسیح سے پہلے بے گناہ اور راستباز موجود تھے

۱- یوحنا نبی بپتسمہ دینے والا۔ راستباز۔ پارسا بے گناہ تھا
(متی ۱۱/۱۱) (مرقس ۱/۴) (لوقا ۱/۱۵)

۲- دانیال نیک صالح تھا۔ کوئی اس کا گناہ نہ تھا۔
(دانیال ۴/۸ و ۶/۴)

۳- زکریا اس کی بیوی الیشبع دونوں راست باز تھے۔ خدا کے کلموں پر چلتے تھے۔ اور بے عیب۔ بے گناہ تھے (لوقا ۱/۶)

۴- حزقیاہ بھی راست باز۔ خداوند اس کے ساتھ تھا۔
(۲- سلاطین ۱۸/۵-۷)

۵- یوسیع بھی خدا کی نگاہ میں راستباز تھا۔ (۲- سلاطین ۲۲/۲)

۶- شمعون راست باز۔ خدا ترس تھا۔ بے گناہ تھا۔
(لوقا ۲/۲۵)

۷- یوسف شوہر مریم بھی راست باز تھا۔ (متی ۱/۱۹)

۸- حضرت نوحؑ- دانی ایل- ایوب بھی راست باز- پاک ہے۔ (حزقی ایل ۱۴/۱۲-۱۴)

عیسائیوں کا یہ کہنا کہ مسیح کے سوائے سب لوگ گنہ گار تھے۔ کہاں تک درست ہے۔

خُدا کا بیٹا ہونے کی تردید

۱- مسیح نے اپنے آپ کو بائیبل میں ابن آدم کہا ہے۔ اگر کسی جگہ خُدا کا بیٹا کہا ہوگا۔ تو وہ پیار کے رنگ میں کہا گیا ہے۔ ورنہ متعدد بار ابن آدم سے خطاب کیا ہے۔ چنانچہ انجیل کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں ۔ ابن آدم (متی ۸/۲۰) - ابن آدم (متی ۱۲/۸) - ابن آدم (متی ۱۱/۱۹) - ابن آدم (متی ۹/۶) - ابن آدم (مرقس ۱۴/۲۱) - ابن آدم (لوقا ۲۲/۷۱) - ابن آدم (متی ۱۲/۳۲) (متی ۱۲/۴۰) و متی ۱۷/۲۲ و متی ۱۶/۲۸ - ابن آدم (لوقا ۱۷/۲۴-۲۵) - ابن آدم (متی ۱۹/۲۸)

۲- مسیح کے سوائے بائیبل میں دیگر لوگوں کو پیار کے رنگ میں ابن اللہ بولا گیا۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں :-

۳- اسرائیل خدا کا بیٹا ہے (خروج ۴/۲۲)

۴- داؤد خُدا کا بڑا بیٹا ہے۔ (زبور ۸۹/۲۶-۲۷)

۵- سلیمان خدا کا بیٹا ہے۔ (تاریخ پہلی ۲۲/۹-۱۰)

۶- قاضی و مفتی خدا کے بیٹے ہیں۔ (زبور ۸۲/۶)

۷- سب بنی اسرائیل خدا کے بیٹے ہیں۔ (رومیوں ۹/۴)

۸- مُبارک جو صُلح کراتے ہیں۔ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ (متی ۵/۹ متی ۲۳/۹)

۹- مومن خدا سے پیدا ہوئے۔ (یوحنا ۱/۱۳)

۱۰- جتنے خدا کی رُوح کی ہدایت پر چلتے ہیں۔ وہی خدا کے بیٹے ہیں (رومیوں ۸/۱۴)

۱۱- ہم خدا کے فرزند ہیں۔ (رومیوں ۸/۱۶)
۱۲- تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو۔ (استثنا ۱۴/۱)
۱۳- تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو۔ (زبور ۸۲/۶)

ان حوالہ جات سے بخوبی ثابت ہے۔ کہ مسیح کا ابن اللہ کہلانے سے ہرگز حقیقی بیٹا مراد نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو ابن آدم کہتا رہا۔ جیسا کہ مندرجہ بالا متعدد آیات سے ثابت

مسیح کا کلمۃ اللہ ورُوح اللہ ہونا

عیسائی لوگوں کا یہ اعتراض ہے۔ کہ قرآن مجید میں مسیح کو کلمۃ اللہ ورُوح اللہ جو کہا گیا ہے۔ اس سے مراد حقیقی بیٹا اور الٰہی ذات ہے۔

۱- قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار کلمے ہیں۔ جیسا کہ سورۂ کہف کے آخری رکوع میں فرمایا۔ اگر سمندر خدا کے کلمات کے لیے سیاہی بن جاویں۔ تو خدا کے کلمات ختم ہو جانے سے پہلے سمندر کی سیاہی ختم ہو جاوے۔ یعنی کلمے سے مراد الٰہی ذات مراد نہیں ہے۔ پھر سورۂ کہف کے چوتھے رکوع میں کلمات سے مراد باتیں ہیں۔ ترجمہ۔ پڑھ جو وحی ہوئی تجھ کو تیرے رب کی طرف سے۔ کوئی بدلنے والا نہیں اس کی باتیں (۲) پھر سورۂ یونس رکوع ۷، آیت ۴۔ کلمات پھر سورۂ انعام رکوع نمبر کلمات۔ پھر رکوع نمبر ۱۴ کلمات درج ہیں۔ جن سے الٰہی ذات مراد نہیں ہے۔

۲- پھر قرآن مجید میں رُوح منہ آدم علیہ السلام کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے۔ دیکھو سورۂ سجدہ رکوع نمبر۱- ترجمہ- پھر آدم کو مکمل کیا اور اس میں اپنی رُوح پھونکی- پس رُوح کے لحاظ سے آدم بھی مسیح کے برابر ہوا- اُلٹے آدم کو بھی الٰہی ذات قرار دیا جائے۔ پھر سورۂ مائدہ ۱۸۰ میں آتا ہے۔ ترجمہ بے شک ان لوگوں نے کفر کیا- جنہوں نے کہا الٰہی ذات مسیح ابن مریم ہے۔

۳- بائیبل میں خدا کی رُوح کا لفظ انبیا علیہ السلام و پاک لوگوں کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ بادشاہ مصر نے حضرت یوسفؑ کے متعلق کہا- سو فرعون نے اپنے خادموں سے کہا- "کہ کیا ہم کو ایسا آدمی جیسا کہ یہ جس میں خدا کی رُوح ہے۔ مل سکتا ہے"۔

(دیکھو پیدائش ۴۱-۳۸)

۴- پھر بغلی ایل کے متعلق لکھا ہے۔ دیکھو خداوند نے بغلی ایل بن اوری بن حور کو جو یہودہ کے قبیلہ میں سے ہے۔ نام لے کر بلایا ہے۔ اسے اس نے حکمت و دانش اور ہر طرح کی صفت کے لیے رُوح اللہ سے معمور کیا ہے۔ (خروج ۳۵-۳۱)

۵- خدا نے کہا آخری دنوں میں ایسا ہوگا- کہ میں اپنی روح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا- تمہارے بیٹے بیٹیاں مبعوث ہوں گے۔

(اعمال ۲: ۱۷)

پس محبت کے رنگ میں مسیح کو دوسروں کی طرح بیٹا کہا گیا ہے۔ وہ الٰہی ذات ہرگز نہیں ہے۔

کیا مسیح معجزات کی وجہ سے خدا تھا

۱- اگر مسیح خوارق عادات معجزات دکھلانے کی وجہ سے خدا ہو سکتا ہے۔ تو تمام انبیا علیہ السلام نے جو معجزات دکھلائے وہ بھی خدا ہوئے۔

ا- مسیح کا سب سے بڑا معجزہ مُردوں کو زندہ کرنا بیان کیا جاتا ہے۔

ب- الیسع نے مُردے زندہ کیے۔ (۲- سلاطین ۴/۳۵)

ج- حزقیل نے ہزاروں پرانے مُردے زندہ کیے۔ (حزقیل باب ۳۷ آیت ۱۰)

د- ایلسیا نے مُردے زندہ کیے۔ (۱- سلاطین ۱/۲۲)

۲- مسیح کا دوسرا معجزہ بیماروں کا اچھا کرنا۔

ا- الیسع نے نعمان سپہ سالار کو جو کوڑھی تھا اچھا کیا۔ (۲- سلاطین ۵/۱۴)

ب- یوسف نے اپنے باپ یعقوب کو آنکھیں دیں (پیدائش ۴۶/۴-۳۰)

۳- مسیح کا تیسرا معجزہ کھانے و شراب کو بڑھا دینا۔

ا- ایلسیا نے محض مٹھی بھر آٹے و تیل کو بڑھا دیا۔ (۱- سلاطین ۱۷/۱۳ تا ۱۷)

(ب) الیسع نے بھی ذرا سے تیل کو بڑھا دیا۔ (۲- سلاطین ۴/۳-۴)

۴- چوتھا معجزہ مسیح کا بلا کشتی کے دریا پر چلنا۔

ا- موسےٰ علیہ السلام نے دریا کو لاٹھی سے پھاڑ کر پانی الگ الگ کر دیا۔

ب- یوسیع نے اُردن دریا کو خشک کیا۔ (دیکھو کتاب یوسیع ۳/۱۷)

ج- یوسیع نے دریا کو دو ٹکڑے کر دیا۔ (۲- سلاطین ۲/۲ تا ۵)

٥- مسیح نے حواریوں سے کہا۔ اگر تم میں رائی برابر بھی ایمان ہو۔ تو تم میرے جیسے کام کر سکتے ہو۔ معجزات کی وجہ سے حواری بھی خدا ہوئے۔ (متی ۱۷/۱۴-۲۱)۔

٦- مسیح نے کہا۔ کہ میرے بعد جھوٹے نبی پیدا ہوں گے۔ وہ بڑے بڑے معجزات دکھلائیں گے۔ (دیکھو متی ۷/۱۵)۔ پھر مسیح دوسرے انبیا کے معجزات میں کیا فرق ہوا۔ تو پھر سب یہ لوگ خدا کہلانے کے مستحق ہیں۔

کفارہ مسیح

کفارہ کے معنے ڈھانکنے اور چھپانے کے ہیں۔ یعنی یسوع مسیح نے صلیب کے ذریعہ اپنی جان کی قربانی دے کر تمام بنی نوع انسان کے گناہوں کو چھپا لیا۔ اور صلیب پر تڑپ تڑپ کر جان دے کر اُس کا خون تمام لوگوں کے لیے نجات کا باعث ہوا۔ کیونکہ بقول عیسائی خدا ابن سوائے یسوع مسیح کے اور کوئی پاک و معصوم بے گناہ شخص نہ تھا۔ اور مسیح ہی اس قابل تھا۔ کہ وہ قربانی کی بھینٹ چڑھے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسیح نے صلیب کی قربانی کو خود پسند کیا۔ یا زبردستی قربانی ہوئی۔ لیکن بائیبل کے مطالعہ سے یہ بخوبی ثابت ہے۔ کہ مسیح کو جبراً قربانی کے لیے صلیب پر چڑھایا گیا۔ جیسا کہ صلیب کے واقعہ سے پہلے مسیح نے آنسو بہا کر دعائیں کیں۔ کہ موت صلیبی سے بچ جاؤں۔ جو خدا ترسی سے سُنی گئی۔ (دیکھو عبرانیوں ۵/۷)۔ پھر مسیح صلیب کی قربانی سے ڈرتا تھا۔ اور کہہ دیا کہ تم جا کر اس کے معنے

دریافت کرو۔ "کیونکہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں۔" (دیکھو متی ۹/۱۳)۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں نے رحم چاہا۔ نہ قربانی (ہوسیع ۶/۶)۔ پھر مسیح کہتے ہیں۔ "ابن آدم کو زمین پر گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار ہے۔" (متی ۹/۶) کیونکہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ (دیکھو گلیون ۳/۱۳)۔ پھر جو پھانسی دیا جاتا ہے وہ خدا کا ملعون ہے۔ (دیکھو استثنا ۲۱/۲۲-۲۳)۔ پھر توراۃ کہتی ہے۔ جھوٹا نبی دعویدار قتل کیا جاوے گا۔ (دیکھو استثنا ۲۱/۲۲-۲۳) پھر مسیح نے گھٹنے ٹیک کر اس طرح دعا مانگی۔ کہ اے باپ اگر تو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے۔ (لوقا ۲۲/۴۱-۴۳) اس کی دعا سنی گئی۔ "خدا شریروں سے دور ہے۔ پر وہ صادقوں کی دعا سنتا ہے۔" (امثال ۱۵/۲۹)۔ پیلاطوس کی بیوی کو خواب آیا۔ اس نے اپنے خاوند کو کہا کہ تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ۔ کیونکہ میں نے آج خواب میں اس کے سبب بہت دکھ اٹھایا ہے۔ (دیکھو متی ۲۷/۱۹)

پس مندرجہ بالا حوالہ جات سے بخوبی عیاں ہے۔ کہ مسیح کو جبراً یہودیوں نے لعنتی موت قرار دینے کی وجہ سے لکڑی یعنی صلیب پر لٹکایا۔ ورنہ بقول مسیح وہ رحم چاہتا تھا نہ قربانی۔ مسیحیوں کا یہ کہنا کہ مسیح ہمارے گناہوں کی وجہ سے صلیب پر مرا۔ بالکل غلط و باطل ہے۔ اور بائیبل کی تعلیم کے خلاف ہے۔ شریر صادق کا فدیہ ہوگا۔ دغا باز راستبازوں کے بدلے میں دیا جائے گا۔ (دیکھو امثال ۲۱/۱۸) مسیح جو راستباز تھا، گنہگاروں کے لیے فدیہ کیسے ہوا پس مسیح نہ گنہگار ہونے کی صورت میں نہ راستباز و صادق د

ہونے کی صورت میں کسی کے گناہ اپنے ذمہ لے سکتا ہے۔ جیسا کہ بائیبل کے مندرجہ ذیل حوالہ جات سے بخوبی ثابت ہے۔

۱۔ (دیکھو استثنا $\frac{۲۴}{۱۶}$) اولاد کے بدلے باپ دادے نہ مارے جاویں۔ باپ دادوں کے بدلے نہ اولاد قتل کی جاوے۔ ہر ایک اپنے گناہوں کے بدلے ہی مارا جاوے گا۔

۲۔ پھر توراۃ میں لکھا ہے۔ کہ بیٹوں کے بدلے باپ دادا نہ قتل ہونگے نہ باپ دادوں کے بدلے بیٹے قتل ہوں گے۔ بلکہ ہر ایک آدمی اپنے گناہ کے بدلے مارا جاوے۔ (۲۔ تواریخ $\frac{۲۵}{۴}$)

۳۔ یہ کہ ہر ایک اپنی بدکاری کے باعث مرے گا۔ ہر ایک جو کھٹے انگور کھاتا ہے۔ اس کے دانت کھٹے ہوں گے (دیکھو یرمیاہ $\frac{۳۱}{۳۰-۲۹}$)

۴۔ وہ جان جو گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔ (حزقیل $\frac{۱۸}{۴}$)

۵۔ وہ جان جو گناہ کرتی ہے۔ وہی مرے گی۔ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ نہ بیٹا باپ کا گناہ کا ذمہ لے گا۔ (دیکھو حزقیل $\frac{۸}{۲۲-۲۰}$)

لہٰذا اظہر من الشمس ہے کہ اب مسیح قانوناً اخلاقاً شرعاً کسی شخص کے گناہ بھی اپنے ذمہ نہیں لے سکتا۔ جیسے کسی کے اعمال نیک و بد ہونگے۔ وہی شخص اس کا پھل پاوے گا۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

۶۔ الوازرۃ خطبہ نمبر ۴ قرآن مجید کی آیت "لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِزْرَ اُخْریٰ" کے عنوان سے پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور نے بار چہارم ۱۹۳۳ء میں پچیس ہزار کی تعداد میں یہ خطبہ شائع کیا تھا۔ جو میرے سامنے پڑا ہے۔ جو صفحہ نمبر ۱ پر درج ہے "کہ انسان کو فقط

اپنے ہی اعمال کا اجر ملے گا اور کسی غیر کے اعمال سے اُسے کچھ نفع یا ضرر نہیں پہنچے گا اور دوسروں کے اعمال اس کی ترقی و تنزل کا باعث نہ ہوں گے۔ پس اگر انسان نجات پائے گا۔ تو اپنے ہی اعمال کے وسیلہ سے اگر ہلاک ہوگا۔ تو اپنے ہی اعمال کے سبب۔

اس تحریر سے ثابت ہے۔ ایمان و نیک اعمال ہی نجات کا موجب ہیں۔ اس سے کفارہ مسیح بالکل غلط و باطل ثابت ہُوا۔ اوّل تو مسیح خود گنہگار تھا۔ یوحنا نبی سے بپتسمہ لیا (مرقس ۱/۴) کیا کوئی گنہ گار کسی گنہ گار کا فدیہ ہو سکتا ہے۔ گناہ کوئی کرے اس کا خمیازہ دوسرا بھگتے۔

۷- آدمؑ گنہ گار نہ تھا۔ بلکہ اس کی بیوی گنہ گار تھی جسے آدمؑ کو پھل ممنوعہ درخت کا کھلایا (دیکھو پیدائش ۳/۶) چونکہ یسوع مسیح عورت کے بطن سے پیدا ہوئے اور عورت بوجہ نسل آدم علیہ السّلام ہونے کے ڈبل گنہ گار ہوئی۔ نافرمانی پہلے عورت نے کی نہ کہ آدم نے۔

۸- دیکھو جو عورت سے پیدا ہو وہ کیونکر پاک ٹھہرے (ایوب ۲۵/۴)

۹- اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لیے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ (دیکھو رومیوں ۸/۳) مسیح خطا کار جسم سے پیدا ہُوا۔ پس ثابت ہو گیا۔ کہ کفارہ مسیح ایک من گھڑت جھوٹا و غلط عقیدہ ہے۔ اس پر کوئی ایمان لا کر عمل نہیں کر سکتا۔ مطابق تعلیم بائیبل مسیح دوسروں کے بوجھ گناہوں کے کیوں اٹھا جو جان گناہ کرے گی۔ وہی مرے گی۔ (حزقیل ۱۸/۲۰)

کیا مسیح نے صلیب کی موت پسند کی؟

۱- اصل قربانی رضامندی کی ہوتی ہے نہ جبراً۔ اگر مسیح اپنی خوشی سے

صلیب پر لٹکائے گئے تو پھر لعنتی موت مرے۔ دیکھو تورات۔
(استثنا ۲۱/۲۳)

۲- مسیح بے دینوں کی خاطر مرا۔ (رومیوں ۵/۶)

۳- مسیح نے ہمارے گناہوں کے لیے اپنے آپ کو دے دیا۔
(گلتیوں ۱/۴-۳)

۴- انھوں نے اُسے صلیب پر چڑھایا۔ (متی ۲۷/۳۵)

۵- مسیح ہمارے گناہوں کے لیے مُوا اور دفن ہُوا۔ (کرنتھیوں ۱۵/۴-۳)
مسیح کا خون تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔

۶- پولوس رسول کہتا ہے۔ کہ آدم نے فریب نہیں کھایا۔ بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔ (۱- تمطاؤس ۲/۱۴)

ایک طرف توبہ کا اعلان دوسری طرف مسیح کا خون کفارہ بولو کونسا مذہب ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مسیح کو جبراً پکڑ کر لکڑی پر لٹکایا گیا۔ جیسا کہ اُس نے دُعا کی۔ کہ یہ پیالہ موت کا ٹل جائے۔ (دیکھو عبرانیوں ۵/۷) لوقا ۲۲/۴۲-۴۲۔ (متی ۲۶/۳۹)
مسیح نے چلّا چلّا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی اے خدا خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (مرقس ۱۵/۳۴)

گناہوں کی معافی بذریعہ توبہ

۱- اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے۔ تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔ (متی ۶/۱۴)

۲- اس وقت خدا کا کلام بیابان میں زکریا کے بیٹے یوحنا پر نازل

ہوا۔ اور وہ یردن کے سامنے گرد و نواح میں جاکر گناہوں کی معافی کے لیے توبہ کی بپتسمہ کی منادی کرنے لگا۔ (لوقا ۳/۳)

۳- آدمی اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے (یعقوب ۲/۲۴)

۴- شریر اپنی شرارت سے باز آئے اور زندہ رہے۔ اس کے گناہ محسوب نہ ہوں گے اور معاف کیے جاویں گے (حزقیل ۱۸/۲۲)

۵- خداوند ہمارے بارے میں تحمل کرتا ہے۔ اس لیے کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ بلکہ یہ چاہتا ہے۔ کہ توبہ کی نوبت پہنچے۔ (۲ پطرس ۳/۹)

۶- یوحنا نے کہا۔ توبہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آپہنچی۔ (متی ۳/۲)

۷- توبہ کے لائق پھل لاؤ۔ اپنے دلوں میں خیال مت کرو کہ ابرہام ہمارا باپ ہے۔ (متی ۳/۸-۹)

۸- ہر گناہ و کفر آدمیوں کا معاف کیا جاوے گا۔ مگر روح کے خلاف کفر معاف نہ ہوگا۔ (متی ۱۲/۳۱)

۹- جو مانگو تمہیں دیا جاوے گا۔ (متی ۷/۱۴)

۱۰- جو جان گناہ کرتی ہے۔ وہ مرتی ہے۔ (حزقیل ۱۸/۲۰)

۱۱- دعا اگر گناہ کی معافی کے لیے ہوگی۔ وہ منظور ہوگی (یعقوب ۵/۱۶)

(۲- تواریخ ۱۷/۳۰ اعمال)

۱۲- خدا سب آدمیوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ وہ توبہ کریں (۱۷/۳۰ اعمال)

۱۳- توبہ کرو۔ (اعمال ۲/۳۸)

۱۴- توبہ کرو۔ رجوع کرو۔ تمام گناہ معاف ہوں گے۔ (اعمال ۳/۱۹)

۱۵- ابن آدم کو زمین پر گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار حاصل ہے (متی ۹/۶)

۱۶- جو گناہوں سے باز آجائے۔ شریعت کے مطابق عمل کرے۔ وہ یقیناً جئے گا۔ وہ آدے گا۔ اُس کے سارے گناہ محسوب نہ ہوں گے۔ (حزقیل ۱۸: ۳۰-۳۲)

یسوع مسیح کا اخلاق

۱- خداوند مسیح نے اپنے مخاطب لوگوں سے کہا۔ کہ اے سانپ کے بچّوں تم بڑے ہوکر کیونکر اچھی بات کر سکتے ہو (متی ۱۲: ۳۴)

۲- بعض فریسیوں اور فقیوں نے خداوند یسوع سے کہا۔ کہ اے اُستاد تم سے نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ اس زمانے کے بُرے۔ بدکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر ان کو کوئی نشان نہ دکھلایا جاوے گا۔ سوائے یُونس نبی کا نشان (متی ۱۲: ۳۸) یعنی علمائے یہودیوں کو بُرے اور بدکار کہا۔

۳- یسوع مسیح ایک مجمع میں باتیں کر رہا تھا۔ اس کی ماں و بھائی باہر کھڑے تھے۔ کسی نے اس کو کہا کہ وہ اس سے ملنا چاہتے ہیں خداوند مسیح نے کہا۔ کہ کون ہے۔ میری ماں کون ہے۔ میرا بھائی۔ (یوحنا ۲: ۴) (متی ۱۲: ۴۶-۴۸)

۴- ایک کنعانی عورت نے پکار کر کہا۔ اے خداوند ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ ایک بدرُوح میری بیٹی کو ستاتی ہے۔ مگر خداوند یسوع نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور شاگردوں سے کہا۔ کہ مَیں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوائے اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مگر اس عورت نے سجدہ کیا اور کہا۔ اے خداوند میری مدد کر۔ یسوع

مسیح نے کہا لڑکوں کی روٹیاں لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں
(متی $\frac{۱۵}{۲۲-۲۱}$)

۵- یسوع مسیح پطرس کی کسی بات پر ناراض ہوا۔ چنانچہ اس کو ڈانٹ کر کہا۔ اے شیطان میرے پاس سے دور ہو۔ تو میرے لیے ٹھوکر کا باعث ہے۔ (متی $\frac{۱۶}{۲۳}$) حالانکہ پطرس بڑا حواری تھا۔ اس کو شیطان کا خطاب دیا۔

۶- مسیح نے ایک دفعہ اپنے شاگردوں سے کہا۔ اے بد اعتقاد کجرو قوم! میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔ (متی $\frac{۱۷}{۱۷}$)

۷- خداوند مسیح نے گلیل کے حاکم ہیرودیس رومی کے بارے میں کہا کہ جا کر اس لومڑی کو کہہ دو۔

۸- چوروں سے جو ہمراہ مسیح صلیب پر لٹکائے گیے تھے کہ کہا کہ تم آج ہی میرے ساتھ بہشت میں جاؤ گے۔ نہ خود بہشت میں گیا۔ نہ چور بہشت میں گیے۔ جھوٹ بولا۔ (لوقا $\frac{۲۲}{۴۳}$)

۹- مسیح نے اپنے بھائیوں سے جھوٹ بولا۔ فریب کیا۔ کہ تم چلے جاؤ۔ ابھی میرے جانے کا وقت نہیں آیا۔ پھر اسی وقت مسیح پوشیدہ طور پر میلہ چلا گیا۔ (یوحنا $\frac{۷}{۸-۱۰}$)

۱۰- میرے سے پہلے جو آئے سب چور و ڈاکو تھے (یوحنا $\frac{۱۰}{۹-۱۲}$)

۱۱- جو ایک گال پر طمانچہ مارے دوسری بھی اس طرف پھیر دے (متی $\frac{۵}{۳۹}$)

یسوع مسیح کا چال چلن

۱- بیت عنیا میں خداوند یسوع شمعون کوڑھی کے گھر میں تھا۔ تو ایک

عورت سنگِ مرمر کی عطردانی میں قیمتی عطر لائی اس کے سر پر ڈالا۔
(متی ۲۶/۷-۶)

۲۔ یہ کہ یہ عطر تین سو دینار کا تھا۔ (مرقس ۱۴/۵)

۳۔ بیت عنا میں جہاں العزر تھا۔ خُداوند یسوع آیا۔ اور مارتھا اس کی بہن مریم اس کی خدمت کرتی تھی۔ اور یسوع العزر کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ مریم اس کی دُوسری بہن نے اس کے سر پر پاؤں پر عطر ڈالا۔ اور اپنے بالوں سے اس کو صاف کیا۔ گھر عطر کی خوشبو سے مہک گیا۔ (یوحنّا ۱۲/۳-۱)

۴۔ جس عورت نے خُداوند یسوع مسیح پر عطر ڈالا۔ وہ ایک بدچلن عورت تھی۔ (لوقا باب ۷ آیت ۳۹)

۵۔ ایک فریسی نے دیکھ کر کہا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا۔ تو اس بدچلن عورت کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھتا۔ (لوقا ۷/۳۹)

۶۔ خُداوند یسوع مارتھا اس کی بہن مریم اور لعزر سے محبّت کرتا تھا۔ (لوقا ۱۱/۵)

۷۔ خُداوند یسوع نے کہا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس میں بدرُوح ہے ابن آدم کھاتا پیتا آیا۔ اور کہتے ہیں۔ دیکھو۔ کھاؤ۔ پیوُ شرابی آدمی محصول لینے والوں اور گنہ گاروں کا یار۔
(متی باب ۱۱ آیت ۱۸/۱۹)

۸۔ مسیح نے لوگوں کو شراب پلائی۔ (یوحنّا باب نمبر ۲ آیت نمبر ۱ تا ۱۰) مسیح کی ماں نے اُس سے مے طلب کی۔ جواب میں مسیح نے کہا اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے۔ پھر لوگوں کو شراب کے مٹکے کے مٹکے پلائے۔

ے تقسیم کی۔

۹ - مسیح چور تھا۔ وہ تھیلی میں سے روپیہ نکال لیتا تھا (یوحنا ۱۲/۶)

افسوس ایک پاک نبی کی نسبت بائیبل نے کیا کیا الزام لگائے

یسوع مسیح کی متضاد تعلیم

جو کوئی بھی خدا کی طرف سے ریفارمر۔ رسول۔ پروفٹ ہو کر آیا۔ اُس کا قول و فعل ظاہر و باطن لوگوں کی نظر میں یکساں رہا۔ کوئی فرق دکھائی نہ دیا۔ لیکن بائیبل کا یسوع مسیح اپنے اخلاق و تعلیم میں بے نظیر ہے۔ قدم بقدم پر ٹھوکر کھاتا ہے۔ جو بات اپنی زبان سے نکالتا ہے۔ اُس پر خود عمل نہیں کرتا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو حوالہ جات بائیبل

۱ - ایک طرف تو یسوع مسیح فرماتے ہیں۔ ماں۔ باپ کی عزت کی جائے جو ماں۔ باپ کی عزت نہ کرے۔ ان کو بُرا کہے۔ وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ (متی ۱۵/۴-۵)

۲ - دوسری طرف مسیح کی ماں و بھائی اس کو ملنا چاہیئے۔ کسی نے جا کر خبر دی۔ تو مسیح فرماتے ہیں۔ کون ہے میری ماں، کون ہے میرا بھائی۔ (متی ۱۲/۴۷-۴۸) یعنی والدہ بھائیوں سے اظہار نفرت

۳ - مسیح فرماتے ہیں۔ ایک گال پر کوئی تمہارے طمانچہ مارے۔ دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ (متی ۵/۳۹)

۴ - جبکہ ایک سپاہی نے مسیح کے طمانچہ مارا تو مسیح نے کہا تو مجھے کیوں مارتا ہے۔ (یوحنا ۱۸/۲۳)

۵ - مسیح نے کہا۔ یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح

مسیح رشید احمد

کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں (متی ۱۰/۳۴) تلوار کپڑے فروخت کر کے خرید و۔

۶۔ جو تلوار خریدتے ہیں۔ وہ سب تلوار سے ہلاک کیے جائیں گے۔ (لوقا ۲۲/۳۶-۳۸)

۷۔ چوروں کو جو مسیح کے ہمراہ لٹکائے گئے۔ بہشت کا وعدہ کیا۔ جو پُورا نہ ہُوا۔ (لوقا ۲۳/۴۳)

۸۔ جو میرے پہلے آئے وہ سب چور ڈاکو تھے۔ (یوحنا ۱۰/۸-۹)

۹۔ زمین و آسمان ٹل جاویں گے۔ مگر میری بات نہ ٹلے گی۔ خوب کونسی بات پوری ہوئی۔ (مرقس ۱۳/۳۱)

۱۰۔ اپنے بھائیوں سے میلے جانا کا فریب کیا۔ پھر خود چلا گیا۔ (یوحنا ۷/۹-۱۰)

۱۱۔ زمین پر اپنے لیے کوئی روپیہ جمع نہ کرو۔ (متی ۶/۱۹)

۱۲۔ ایک دولت مند کا خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا اتنا ہی ناممکن ہے۔ جیسا کہ سوئی کے ناکہ میں اونٹ کا گذر جانا۔ (متی ۱۹/۲۳-۲۴)

۱۳۔ بدی کا مقابلہ نہ کرو۔ اگر تم سے کوٹ طلب کرے۔ تو قمیص بھی دے دو۔ اگر ایک کوس چلنے کے لیے کہے تم دو کوس چلے جاؤ۔ (متی ۵/۳۹-۴۱)

۱۴۔ جبکہ تم سفر پر جاؤ۔ کوئی روپیہ۔ سونا۔ چاندی کا سکہ اپنے بٹوا میں نہ رکھو۔ نہ ہی جوتی۔ جوڑے۔ کوٹ۔ (متی ۱۰/۹)

۱۵۔ پھر حکم دیا کہ لاٹھی کے سوائے بسفر میں کچھ نہ لو۔ روٹی نہ جھولی۔

مگر جوتیاں پہنو۔ (مرقس ٦/٨)

١٦- مسیح نے اپنے بارہ حواریوں کو کہا۔ تم بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل
کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔ (متی ١٩/٢٨)

١٧- ان بارہ حواریوں میں سے یہودا اسکریوطی نے تیس روپے سردار
کاہن سے لے کر یسوع مسیح کو پکڑوا دیا۔ (متی ٢٦/١٥) ایسا بارہ
تختوں کی بجائے گیارہ تخت رہ گیے۔ پیش گوئی مسیح کی غلط نکلی

١٨- اپنے موتی سؤروں کے آگے نہ پھینکو۔ (متی ٧/٦)

١٩- مسیح نے کہا کل کا فکر نہ کرو۔ کیا کھائیں گے کیا پئیں گے۔
(متی ٦/٢٤-٢٥)

٢٠- اگر تم مکمل انسان بننا چاہتے ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے۔
وہ فروخت کر دو۔ اور غریبوں کو دے دو۔ ہمارے لیے آسمان
پر خزانہ ہوگا۔ (متی ٢١/٢١)

٢١- سؤر کا گوشت کھانا تو درکنار اس کی لاش تک نہ چھوڑو۔
(استثنا ١٤/٨، احبار ١١/٧)

راہ نجات بذریعہ اعمال صالح

١- خداوند تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے۔ اس لیے کسی کی
ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے۔ کہ توبہ کی نوبت پہنچے۔
(پطرس ٣/٩)

٢- جو جان گناہ کرتی ہے۔ وہی مرے گی۔ حزقیل ١٨/٢٠)

٣- مانگو تمہیں دیا جاوے گا۔ ڈھونڈو تو تم پاؤ گے۔ (متی ٧/١٤-٤)

۴- اگر تم آدمیوں کے گناہ بخشو گے۔ تو تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے۔ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (متی ۶/۱۴)

۵- دولت مند آدمی کی نجات نہیں۔ (متی ۱۹/۲۲-۲۴)

۶- جو مسیح پر ایمان لاتا ہے۔ حیات ابدی نجات پائے گا۔ (یوحنا ۳/۱۶-۱۷)

۷- کیا ہی تنگ ہے وہ دروازہ سکڑی وہ راہ جو زندگی کو پہنچاتی ہے۔ اور تھوڑے ہے جو اُسے پاتے ہیں۔ (متی ۷/۱۴-۷)

۸- نہ ہر ایک جو مجھے خداوند کہتا ہے۔ آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ (متی ۷/۲۲-۲۷)

۹- اگر تمہاری راست بازی فقیہوں و فریسیوں کی راست بازی سے زیادہ نہ ہو۔ تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔ (متی ۵/۱۷-۲۲)

۱۰- میں تو سچ کہتا ہوں۔ کہ جب تک تو کوڑی کوڑی ادا نہ کرے۔ وہاں سے ہرگز نہ چھوٹے گا۔ (متی ۵/۲۶)

۱۱- مبارک وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمانی بادشاہت ان کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو دل کے پاک ہیں خدا کو پہنچیں گے۔ (متی ۵/۲-۸)

۱۲- جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہیں آتا۔ وہ میرے لائق نہیں۔ جو میرے واسطے اپنی جان کھوتا ہے۔ وہ پائے گا۔ (متی ۱۰/۲۹)

۱۳- جو مجھے قبول کرتا ہے۔ اُسے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ قبول کرتا ہے
وہ اَجر پائے گا۔ (متی ۱۰/۴۰-۴۱)

۱۴- تمہیں کہتا ہوں ہر گناہ و کفر آدمیوں کا معاف کیا جاوے گا۔
مگر رُوح کے خلاف کفر آدمیوں کا معاف نہ کیا جاوے گا۔
(متی ۱۲/۳۱)

۱۵- یوحنا نے کہا۔ کہ توبہ کرو۔ آسمان کی بادشاہت نزدیک آتی
ہے۔ (متی ۳/۲)

۱۶- یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اے سانپوں کے بچّوں آنے
والے غضب سے بھاگنا کس نے بتلایا۔ پس توبہ کے لائق پھل
لاؤ۔ اپنے دل میں خیال مت کرو۔ ابراہیم ہمارا باپ ہے۔
(متی ۳/۸-۹)

۱۷- اَے میرے بھائیوں اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں پر
عمل نہ کرے۔ تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان بچا سکتا ہے۔
(یعقوب ۲/۱۴)

۱۸- ایمان بے عمل مُردہ ہے۔ کیا ہمارا باپ ابرام اعمال سے
راست باز نہیں ٹھہرایا گیا۔ (یعقوب ۲/۲۰-۲۱)

۱۹- آدمی اعمال سے راست باز ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور فقط ایمان
سے نہیں۔ (یعقوب ۲/۲۴)

۲۰- جیسے جسم بے روح ہوتا ہے۔ ویسے ایمان بھی بے عمل مردہ
ہے۔ (یعقوب ۲/۲۶)

۲۱- دُعا اگر گناہ کے لیے ہو اس کی معافی ہوگی (یعقوب ۵/۱۶)

۲۲- ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔
تب ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دے گا۔ (متی ۱۶/۲۷)
۲۳- بدکار خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے۔ نہ چور۔ نہ
زناکار۔ نہ شرابی نہ ظالم۔ نہ عیاش۔ (۱- کرنتھیون ۶/۹-۱۰)
۲۴- میں راست بازوں کو نہیں۔ بلکہ گنہ گاروں کو توبہ کے لیے بلانے
آیا ہوں۔ (لوقا ۵/۳۲)
۲۵- تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر صرف اُسی کی عبادت کر۔
(متی ۴/۱۰)
۲۶- توبہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آ گئی ہے۔ (متی ۴/۱۷)
۲۷- اگر تم توبہ نہ کرو گے۔ تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے۔ (لوقا ۱۳/۳)
۲۸- خُداوند اپنے خدا سے محبت رکھ۔ (متی ۲۲/۳۷-۴۰)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہے۔ کہ نجات کا دارومدار ایمان و اعمال صالح ہیں۔ بار بار۔ بُرائیاں اگر ہوں۔ تو توبہ کے ذریعہ خُدا تعالیٰ معاف کرتا ہے۔ اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ سب گناہوں کو بلا کسی کفارہ مسیح کے معاف کر دیتا ہے۔ عیسائی لوگوں نے دیدہ دانستہ اس مسئلہ سے اعراض کیا ہے۔ حالانکہ بقول بائیبل کوئی شخص یا یسوع مسیح کی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ لہٰذا کفارہ مسیح بالکل باطل و جھوٹا ہے۔ اور غلط و وہمی خیالات پر مبنی ہے۔ جو سراسر گمراہ کن ہے۔ اور تباہی کا باعث ہے۔

بائیبل میں تحریف

۱- یوحنا باب ۵ آیت نمبر ۴ حذف ہے۔ جو فرشتہ آکر تالاب کو ہلاتا تھا۔ اس میں مریض کود پڑتا تھا۔ جو بائیبل سنہ ۱۹۰۴ء میں موجود نہیں ہے۔

۲- اور لوقا ۱۸/۱۸ مسیح کہتا ہے۔ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ کوئی نیک نہیں۔ مگر ایک خدا۔ مرقس باب نمبر ۱۵- آیت نمبر ۱۷ و ۱۸ متی ۱۹/۱۷ میں درج ہے۔ اے استاد میں کون سی نیکی کروں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ مسیح نے کہا تو مجھے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے۔ نیک تو ایک ہی ہے۔ یعنی خدا۔ بائیبل سنہ ۱۹۵۱ء میں درج ہے۔

۳- بائیبل سنہ ۱۹۰۴ء میں دس ہزار قدسیوں کے ہمراہ آنا درج ہے لیکن بائیبل سنہ ۱۹۵۱ء میں لاکھوں قدسیوں کے ہمراہ درج ہے

۴- تین دن تین رات مسیح کا زمین کی گود میں رہنا انگریزی ایڈیشن میں موجود ہے۔ لیکن اردو بائیبل میں صرف تین دن رات درج ہے۔ (دیکھو بائیبل متی ۱۲/۳۸-۳۹ انگلش، بائیبل اردو ۱۲/۳۸-۳۹ اردو سنہ ۱۹۵۱ء)

۵- انھوں نے شریعت کو عدولی کیا۔ آئین کو بدلا۔ عہد ابدی کو توڑا۔
(یسعیاہ ۲۴/۵)

۶- کیونکہ تم نے خدا کے کلام کو بگاڑ دیا ہے۔ (یرمیاہ ۲/۱۲)

۷- مگر اس طرح کے دیو بغیر دعا اور روزہ کے نہیں نکالے جاتے۔
(متی ۱۷/۲۱)

۸- پر اگر تم معاف کرو۔ تو تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے۔ تمہارا
قصور معاف کرے گا۔ (مرقس ۱۱/۲۶)

۹- دو آدمی جو کھیت میں ہونگے۔ ایک پکڑا اور دوسرا چھوڑا جاویگا۔
(لوقا ۱۷/۳۶)

۱۰- کیا یہ بائیبل الہامی ہے۔ خدا کی کلام ہے۔ سچ ہے کہ ان لوگوں
نے خدا کے کلام کو بگاڑ دیا ہے۔ (یرمیاہ ۲/۴)

حضرت مسیح کا رسول ہونا

۱- نبی اپنے وطن اپنے رشتہ داروں اور اپنے گھر کے سوا کہیں
بے عزت نہیں ہوتا۔ (مرقس ۶/۴)

۲- کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا۔ (لوقا ۴/۲۴)

۳- نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ (یوحنا ۴/۴۴)

۴- ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ مجھ خدائے واحد برحق کو اور یسوع
مسیح جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ (یوحنا ۱۷/۳)

۵- مسیح نے صلیبی موت سے بچنے کے لیے خدا سے دعا کی کہ یہ پیالہ
ٹل جاوے۔ (عبرانیوں ۵/۷)

۶- جو کوئی میرے نام پر بچوں میں سے ایک کو قبول کرتا ہے۔ وہ
مجھے قبول کرتا ہے۔ بلکہ وہ مجھے نہیں اسے جس نے مجھے بھیجا ہے۔
قبول کرتا ہے۔ (مرقس ۹/۳۷)

۷- میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں
بھیجا گیا۔ (متی ۱۵/۲۴)

۸- اب تم مجھ جیسے شخص کو قتل کرنے کی کوشش میں ہو۔ جس نے تم کو
وُہی حق بات بتائی۔ جو خدا سے سنی۔ (یوحنا $\frac{۸}{۴۰}$)
۹- جو تجھے قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ جو مجھے قبول کرتا
ہے۔ وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔ (متی $\frac{۱۰}{۴۰}$)
۱۰- میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑ خانے کی نہیں ہیں۔ اور
ضرور ہے۔ کہ انھیں بھی میں لاؤں۔ وہ میری آواز کو سنیں گی
ایک ہی گلہ ایک ہی گڈریا ہوگا۔ (یوحنا $\frac{۱۰}{۱۶}$)
۱۱- مسیح نے صلیب پر خدا کو پکارا۔ اے میرے خدا اے میرے
خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔
۱۲- مسیح نے کہا۔ کہ میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کہتا۔ جیسا سنتا ہوں
عدالت کرتا ہوں۔ کیونکہ میری مرضی نہیں۔ بلکہ اپنے بھیجنے والے
کی مرضی۔ (یوحنا $\frac{۵}{۳۰}$)
۱۳- مسیح نے کہا۔ مجھے نیک مت کہو۔ کیونکہ نیک تو ایک ہی ہے۔
یعنی خُدا۔ (لوقا $\frac{۱۸}{۱۹}$)
۱۴- لوگوں نے ان نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے۔ اسی طرح ستایا
تھا۔ (متی $\frac{۱۵}{۱۰-۱۲}$)

بائیبل میں آنحضرت صلعم کی بابت پیشگوئی

۱- میں ان میں سے تمہارے بھائیوں میں تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔
اور اپنا کلام اس کے مُنہ میں ڈالوں گا۔ (استثنا $\frac{۱۸}{۱۸-۱۹}$)
۲- خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر آشکارا ہُوا۔ وہ کوہِ فاران

سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے
ہاتھ میں آتشی شریعت تھی۔ (استثنا باب ۳۳ آیت ۱)

۳۔ جبکہ وہ سچائی کی روح آئے گا۔ تم کو تمام سچائی کی راہ دکھلائے گا۔
وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ جب تک میں نہ جاؤں گا۔ وہ مددگار نہ
آئے گا۔ میں اس کو جا کر تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ (یوحنا ۱۶/۷ تا ۲۰)

۴۔ جب کہ تاکستان کا مالک آئے گا۔ تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا
کرے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی
جاوے گی۔ اور اس قوم کو دی جاوے گی جو پھل لائے (متی ۲۱/۴۰-۴۴)
جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ
خداوند کی طرف سے ہوا۔ اور ہماری نظر میں عجیب ہے اس لیے میں
تم سے کہتا ہوں۔ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جاوے گی۔ اور اس
قوم کو جو اس کے پھل لائے۔ دے دی جاوے گی۔ جو اس پتھر پر گر
گیا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے گا۔ لیکن جس پر وہ گرے گا اس کو پیس
ڈالے گا۔ یہ ہے اسلام و آنحضرت صلعم کی صداقت و آمد کی پیشگوئی۔

اس موجودہ زمانہ میں اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اس کا خدا زندہ
خدا ہے۔ اس کا رسول آنحضرت صلعم زندہ رسول ہے۔ اور قرآن مجید
زندہ کتاب ہے۔ اس اسلام مذہب سے جو کونہ کا پتھر ہے جس
کا ٹکراؤ ہوگا۔ وہ پیس ڈالا جاوے گا۔ عیسائیت اسلام کے آگے
انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد مغلوب ہوگی۔ اس کے تین بنیادی
خدا بھاگ جائیں گے۔ نہ کفارہ رہے گا نہ الوہیت مسیح نہ تثلیث۔
انشاء اللہ اسلام کا پرچم شرک و کفر کو مٹا کر توحید کی جگہ لے

وہ وقت انشاءاللہ تعالےٰ قریب آتا ہے۔ جبکہ اسلام کا پرچم تمام دُنیا میں لہرائے گا۔ اور اسلام کا غلبہ ہوگا۔ خدا کی توحید آنحضرت صلعم کی رسالت دُنیا میں پھیل جاوے گی۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

عِصمت انبیا علیہ السّلام

۱- کتاب پیدائش ایک طرف کہتی ہے۔ کہ خدا نے آدم کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنایا (پیدائش ۱/۲۶) دوسری طرف کہتی ہے کہ آدم حوّا نے خدا کی نافرمانی کی۔ اور خدا نے آدم کو کہا زمین تیرے سبب سے یقینی ہوگئی۔ (پیدائش باب ۳- آیت ۱۲)

۲- کتاب پیدائش ایک طرف کہتی ہے۔ کہ حضرت نوح اپنی قرنوں میں صادق و کامل تھا۔ اور خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا (پیدائش ۶/۹-۱۰)۔ دوسری طرف کہتی ہے۔ کہ نوحؑ ایک دن شراب پی کر مخمور ہوا۔ اپنے مکان میں مادر زاد عریاں ہوگیا۔

۳- کتاب مقدس ایک طرف کہتی ہے۔ ابرام بڑا برگزیدۂ اللہ تھا۔ اس کے سب گھر برکت سے بھرپور تھے۔ دوسری طرف کہتی اس نے جھوٹ بولا۔ تاکہ وہ مارا نہ جاوے۔ (پیدائش ۱۲/۱۰-۱۳)۔ فرعون نے لعنت و ملامت کی۔ (پیدائش ۱۲/۱۴-۲۰)

۴- کتاب پیدائش ایک طرف کہتی ہے کہ اسحاق خدا کا برگزیدہ بندہ تھا۔ دوسری طرف کہتی ہے کہ اس نے بھی جھوٹ بولا۔ اپنی بیوی ربقہ کو ملک جرار کے بادشاہ کے روبرو بہن کہا۔

۵- کتاب پیدائش ایک طرف کہتی ہے۔ کہ یعقوب یا اسرائیل خدا

کا برگزیدہ نبی تھا۔ دوسری طرف کہتی ہے۔ کہ اُسے اپنے باپ اسحاق کو آخر عمر میں دھوکہ دے کر برکت حاصل کی۔ (پیدائش ۲۷/۵-۲۹)

یعقوب راحیل پر عاشق ہو گیا۔ (پیدائش ۲۹/۱۸-۲۰)

۶- یعقوب ساری رات خدا سے کشتی لڑتا رہا۔ اور خدا پر غالب آ گیا۔ (پیدائش ۳۲/۲۴-۳۰)

۷- یہودہ بن یعقوب نے اپنی بیوہ بہو تمر سے زنا کیا۔ دو لڑکے پیدا ہوئے۔ (پیدائش ۳۸/۲۴-۲۶)

۸- ایسا ہی حضرت لوط علیہ السلام کی دو لڑکیوں کے متعلق آتا ہے۔ کہ انھوں نے اپنے والد لوط کو شراب پلا کر بدکاری کی اور حاملہ ہوئیں۔ (پیدائش ۱۹/۳۰-۳۸)

موسےٰ علیہ السلام نے مصر والوں سے زیورات عاریتاً مانگے۔ اُن پر قبضہ کر لیا۔ اور لوٹ لیا۔ (خروج باب ۳/۲۲) موسےٰ علیہ السلام نے مردوں عورتوں کے قتل عام کی تعلیم دی۔ مدیانیوں کے تمام مردوں اور عورتوں کے بچوں کو قتل کر دیا۔ (گنتی باب ۳۱- آیت ۱۷-۷)

ایسا ہی دیگر تمام انبیا علیہ السلام کی توہین کی گئی ہے۔ (دیکھو ۲- سموئیل باب ۱۱/۱۲ آیت ۱ تا ۲۳)۔ ایسا ہی حزقی ایل باب ۲۳/۱ تا ۲۱ ایسا ہی غزل الغزلات ۴/۱ تا ۸ و باب ۷ آیت ۱ تا ۱۲- و باب ۸ آیت ۱ تا ۶- پیدائش ۴۴/۱ تا ۴)

پس جو پادری لوگ، موجودہ بائیبل کو الہامی کتاب قرار دے کر خدا کی کلام ظاہر کرتے ہیں۔ کیا خدا بھی ان نبیوں و رسولوں کی توہین کرتا ہے جس نے بنی نوع انسان کی ہدایت رشدہ کے لیے دنیا میں

وقتاً فوقتاً مبعوث فرمائے۔ عیسائی لوگوں کی گردن شرم وحیا کے مارے
جھک جانی چاہیئے۔ کہ جن کی الہامی کتاب اس قسم کی نجس باتیں
پیش کرتی ہے۔ جس سے سراسر تمام انبیاء علیہ السّلام کی سخت بے حرمتی
توہین ہے۔ ایک طرف اُن کو نیک قرار دیتی ہے۔ دوسری طرف
الزام ناپاک لگاکر بدنام کرتی ہے۔ کاش کہ عیسائی لوگ اسلام کی
کی الہامی کتاب قرآن مجید پر غور وتدبر کریں۔ جس نے تمام انبیا
علیہ السّلام کی عزّت وحرمت، عصمت وپاکدامنی کو محفوظ رکھا ہے
اُن پر کوئی دھبّہ نہیں آنے دیا۔ تمام انبیا علیہ السّلام خواہ کسی
قوم یا ملک میں آئے ہوں۔ اُن کو صادق راست باز۔ نیک وصالح
قرار دیا۔ اب صرف یہی قرآن مجید دُنیا میں الہامی کتاب ہے
جو صحیح ودرست معنوں میں اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور آج تک
چودہ صد سال سے محفوظ ہے۔ اس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی
کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے کیا ہے۔ جیسا کہ وہ
فرماتا ہے۔ "کہ ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے۔ ہم ہی اس کے محافظ ہیں"
پس قرآن مجید کا تمام دُنیا پر احسان ہے کہ اس نے دُنیا کے تمام
رسولوں کو جو خدا کی طرف سے وقتاً فوقتاً مبعوث ہوتے رہے۔
صادق وراست باز قرار دیا۔ اور ان کی عزّت وحرمت پر داغ
نہ آنے دیا۔ اور حضرت مسیح علیہ السّلام کے تمام الزامات کی جو
یہودیوں نے لگائے تھے تردید کی۔ اور ان کی عزّت وحرمت کو
برقرار رکھا۔ کاش عیسائی دوست غور کریں اور اسلام کی صداقت
کے قائل ہوں۔ (آمین)

تحریف بائیبل کے متعلق قرآن مجید کی شہادت

عیسائی لوگ عموماً یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن مجید بائیبل کا مصدق ہے۔ اس لیے بائیبل الہامی کتاب و کلام اللہ ہے۔ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ نہ ہی کوئی تحریف ہوئی ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ کسی کتاب کا الہامی ہونا اور بات ہے اس کا اسی صورت میں قائم رہنا یہ اور بات ہے۔ قرآن مجید اس امر کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ تورات حضرت موسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ لیکن یہ دونوں الہامی کتابیں اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہ سکیں۔ اور انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کے سوائے کسی الہامی کتب کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا۔ اس لیے ان میں تحریف کی گئی۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے "ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے۔ ہم ہی اس کے محافظ ہیں"۔ (سورہ حجر ع ۱۔ آیت ۷)

کیونکہ یہ آخری بنی نوع انسان کے لیے شریعت یا قانون الہٰی تھا۔ جو قیامت تک محفوظ رہنا تھا۔ کسی قوم یا ملک کے لیے شریعت نہ تھی۔ بلکہ تمام دنیا کے لیے قانون تھا۔

۲۔ یہ کہ قرآن مجید نے اگر تورات و انجیل کی تصدیق کی ہے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں۔ تو قرآن مجید نے ان مضامین یا آیات کی مخالفت بھی کی ہے۔ چونکہ الفاظ اصل سے ادل بدل کیے گیے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے بخوبی ثابت ہے:

(الف) (سورہ النساء رکوع ۲۳ - آیت ۱۷۲) یعنی اے اہل کتاب
دین میں حد سے نہ بڑھو - اللہ تعالیٰ کے متعلق سچی بات کہو - یہ نہ
کہو - کہ تین خدا ہیں - اس سے باز آجاؤ - تمہارے لیے بہتر ہے
بے شک اللہ تعالیٰ تو صرف ایک ہی معبود ہے - وہ اس سے
پاک ہے - کہ اس کا کوئی بیٹا ہو - اُسی کا جو کچھ زمین و آسمانوں
میں ہے - اللہ ہی کافی کارساز ہے -

(ب) (سورہ المائدہ ع ۳ - آیت ۱۸) ان لوگوں نے سچی تعلیم سے
انکار کیا ہے - جنھوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم اللہ ہے -

(ج) پھر فرمایا (سورۃ توبہ ع آیت ۳۰) - یعنی یہود نے کہا عزیر اللہ
کا بیٹا ہے - نصاریٰ نے کہا مسیح بن مریم اللہ کا بیٹا ہے - یہ صرف
اُن کی مُنہ کی باتیں ہیں - جن میں وہ پہلے کافروں سے مشابہت
اختیار کر رہے ہیں -

(د) پھر فرمایا (سورۃ المائدہ ع ۳ - آیت ۱۴) یعنی بنی اسرائیل
الفاظ کو اپنی جگہ سے بدل دیتے ہیں - اور انھوں نے اس نعمت
کے حصے کو جو انھیں دی گئی تھی بھلا دیا - اور ہمیشہ سوائے
تھوڑے لوگوں کے ان میں سے بعض کی خیانت پر اطلاع پاتا
رہے گا - ان آیات سے بخوبی ثابت ہے - کہ یعنی الہامی کتب
میں اُن کے ماننے والے تحریف کرتے رہے ہیں - اور اپنی تعلیموں
کا ایک حصہ انھوں نے بالکل فراموش کر دیا -

مختلف حوالہ جات بائیبل

۱۔ تو کیوں اپنے بھائی کے آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔ (متی ۷/۳)

۲۔ اگر رائی کے برابر تم میں ایمان ہے۔ اگر پہاڑ کو کہو گے کہ سرک جاؤ وہ سرک جاوے گا۔ کوئی بات تمہارے لیے ناممکن نہ ہو گی۔

(متی نمبر ۱۷، ۱۴، ۲۱)

۳۔ خدا کی بادشاہت میں کون داخل ہوتا ہے۔ محصول لینے والے اور کسبیاں۔ (متی ۲۱/۳۱)

۴۔ میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑ خانے کی نہیں ہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ضروری ہے۔ (یوحنا ۱۰-۷-۱۱-۱۶)

۵۔ مسیح نے کہا۔ یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں۔ بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ (متی ۱۰/۳۴) لوقا (۲۲/۳۶-۳۷) تلوار کپڑے فروخت کر کے خریدو۔ (لوقا ۲۲/۳۶)

۶۔ جو تلوار کھینچتے ہیں۔ وہ تلوار سے ہلاک کیے جاوینگے۔ (متی ۲۶/۵۲)

۷۔ مسیح کے منہ پر تھوکا، مکے مارے، طمانچے مارے۔ (متی ۲۶/۶۵-۶۷)

۸۔ جو پھانسی دیا جاتا ہے۔ وہ خدا کا ملعون ہے (توریت استثنا ۲۱/۲۳)

۹۔ کون ہے میری ماں، کون ہے میرا بھائی۔ (متی ۱۲/۴۸-۵۰)

۱۰۔ اے عورت مجھے تم سے کیا کام ہے۔ (یوحنا ۲/۴)

۱۱۔ مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھوڑا دیا۔ (گلتیون ۳/۱۳)

۱۲- وہ باغ کا مالک آکر باغبانوں کو ہلاک کرے گا۔ اور باغ اوروں کو دے گا۔ (لوقا ۲۰/۱۶-۱۷)

۱۳- ابن آدم کھاتا پیتا شرابی آدمی گنہ گاروں کا یار (متی ۱۱/۱۸-۱۹)۔

۱۴- مسیح یہودیوں میں ٹھہرنا نہ چاہتا تھا۔ (یوحنا ۷/۱)

۱۵- یونس نبی کے نشان کے سوائے اور نشان نہ دیا جاوے گا۔ (یوحنا ۱۲/۲۸-۳۹) (متی ۱۶/۵)

۱۶- خرگوش جگالی کرتا ہے۔ حالانکہ وہ نہیں کرتا۔ (احبار ۱۱/۶)

۱۷- بدروح کی جنس بغیر نماز و روزے کے نہیں نکالی جاوے گی۔ (متی ۱۷/۲۱)

۱۸- سؤر خنزیر کا گوشت نہ کھاؤ (احبار ۱۱/۷) سؤر حرام (استثنا ۱۴/۸)۔

۱۹- اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ (متی ۷/۱۷ تا ۲۰)

۲۰- میرے پہلے جو آئے وہ چور ڈاکو تھے۔ (یوحنا ۱۵/۹-۱۵)

۲۱- مَیں تورات کے تمام حکموں کو منسوخ کرنے نہیں پورا کرنے آیا ہوں۔ (متی ۵/۱۸)

۲۲- مسیح نے چلّا چلّا کر کہا۔ اے خدا مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (متی ۲۷/۴۵)۔

۲۳- موت کا پیالہ ٹل جاوے۔ (متی ۱۵/۲۴)

۲۴- مسیح کی دعا۔ (متی ۲۶/۳۹)۔

۲۵- آسمان پر کوئی نہیں گیا۔ سوائے اس کے جو آسمان سے اُترا (یوحنا ۳/۱۳)

۲۶- مسیح نے کہا۔ کہ اب تم مجھے پھر نہ دیکھو گے (متی ۲۳/۳۹) (لوقا ۱۳/۳۵)

۲۷- پلیگ بیماری کا ذکر (زکریا ۱۴/۱۸) اُردو بائیبل میں عذاب الٰہی درج ہے۔

۲۸- دولت مند نجات نہیں پا سکتا۔ (متی ۱۹/۲۳-۲۴)

۲۹- مسیح کے سپاہی نے بھالا مارا۔ جس سے خون و پانی نکلا۔ (یوحنا ۱۹/۳۴)

۳۰- میرے بعد سچائی کی رُوح آئے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ (یوحنا ۱۶/۱۰)

۳۱- یونس نبی کے سوائے کوئی اور نشان نہ دیا جاوے گا۔ (متی ۱۶/۵) (یوحنا ۱۲/ ۳۸-۳۹)

۳۲- مسیح۔ یوحنا سے بپتسمہ لیا۔ (متی ۳/۱۶) (مرقس ۱/۹)

۳۳- میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوائے کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (متی ۱۵/۲۴)

۳۴- خدا صادقوں کے ساتھ ہے۔ اُن کی دُعا سنتا ہے۔ شریروں سے دُور ہے۔ (امثال ۱۵/۲۹)

۳۵- جس نے مجھے بھیجا ہے۔ وُہ میرے ساتھ ہے۔ اس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ (یوحنا ۸/۲۹)

۳۶- راست بازی کے ذریعہ ہی آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں گے۔ (پطرس ۳/۹)

۳۷- الزام مت لگاؤ۔ اپنی آنکھ کا شہتیر تجھے نظر نہیں آتا۔ (متی ۷/۱-۳)

۳۸- آدم نے فریب نہیں کھایا۔ بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔ (۱- تمطاوس ۲/۱۴)

۳۹- تم جا کر معنے دریافت کرو۔ کیونکہ مَیں قربانی نہیں رحم پسند کرتا ہوں۔ (متی ۹/۱۳)

۴۰- مَیں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر سکو گے۔ کہ آدم آجاوے گا۔ (متی ۱۰/۲۳)

۴۱ - اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ (یوحنا ۵/۳۰)
۴۲ - شریعت ایک لعنت ہے۔ (گلیتون ۳/۱۳)
۴۳ - بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کے لیے بھیجا گیا ہوں۔
(لوقا ۱۹/۱۰)

متفرق حوالہ جات

۱ - شریر صادق کا فدیہ ہوگا۔ اور دغاباز راست بازوں کے بدلے میں دیا جاوے گا۔ (امثال ۲۱/۱۸)

۲ - آدم نے اور حوّا نے جو ممنوعہ درخت کا پھل کھایا۔ تو آدم کو سزا ملی۔ پیشانی کے پسینے کی کمائی سے روٹی کھائے گا۔ عورت کے لیے سزا ملی۔ کہ دردِ زہ سے بچّہ پیدا کرے گی۔ پیدائش (۳/۱۲-۱۹)

۳ - جو ایک دفعہ قبر میں چلا گیا۔ وہ پھر واپس نہ آئے گا۔
(ایوب ۷/۹)

۴ - دیکھو میرا بندہ اقبال مند ہوگا۔ وہ بالا اور ستودہ ہوگا۔ نہایت بلند ہوگا۔ (یسیاہ ۵۲/۱۳)

۵ - انسان جو کچھ بوتا ہے۔ وُہی کاٹے گا۔ (گلتیون ۶/۷)

۶ - نبیوں اور راست بازوں کی آرزو تھی۔ (متی ۱۳/۱۷)

۷ - وُہ اپنے سُورج کو بدوں و نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے۔ راست بازوں اور ناراست بازوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔
(متی ۵/۴۵)

تم اپنے پاک نبیوں کی زبانی کہا تھا۔ جو دنیا کے شروع سے

ہوتے آئے ہیں۔ (لوقا ۱/۷۰)

۹۔ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی۔ (۲-پطرس ۱/۲۱)

۱۰۔ وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔ جب تم ابراہیم، اسحاق اور یعقوب اور سب نبیوں کو خدا کی بادشاہت میں شامل اور اپنے آپ کو باہر نکالا ہوا دیکھو گے۔ (لوقا ۱۳/۱۸)

۱۱۔ ہم جانتے ہیں۔ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے۔ وہ گناہ نہیں کرتا۔ (۱-یوحنا ۵/۱۸)

۱۲۔ مبارک ہیں۔ جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے۔ (متی ۵/۱۰-۱۲)

۱۳۔ اپنی روح سے یعنی نبیوں کی معرفت سے انھیں سمجھاتا رہا۔ (نحمیاہ ۹/۳۰)

۱۴۔ حوّا نے آدم کو پھل ممنوعہ درخت سے کھلایا۔ (پیدائش ۳/۶) پولوس رسول کہتا ہے۔ آدم نے فریب نہیں کھایا۔ بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔ (۱-تمطاؤس ۲/۱۴)

۱۵۔ بدکاروں کو سمجھ نہیں۔ جو میرے بندوں کو یوں کھا جاتے ہیں۔ جیسے روٹی۔ (زبور ۱۴/۴-۵)

۱۶۔ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں۔ (متی ۹/۱۳)

۱۷۔ یونس کا نشان تین رات دن مچھلی کے پیٹ کی طرح زمین کی گود میں رہوں گا۔ (متی ۱۲/۲۹-۳۰)

۱۸۔ مسیح کی دعا (۲۲/۴۱-۴۳) خداوند شریروں سے دُ[illegible] ہے پر صادقوں

کی دُعا سنتا ہے۔ (امثال ۱۵/۲۹)

۱۹۔ خداوند کا خوف عُمر کو دراز کرتا ہے۔ پر شریروں کی زندگی گھٹائی جاتی ہے۔ (امثال ۱۰/۲۷)

۲۰۔ مسیح کی دُعا آہ و زاری کی سُنی گئی۔ (عبرانیوں ۵/۷)

۲۱۔ پیلاطوس کی بیوی کا خواب کہ مسیح راستباز ہے۔ (متی ۲۷/۱۹)

۲۲۔ یہودی لوگ ہندوستان سے لے کر کوش تک منتشر تھے۔ (آستر ۸/۹، ۳/۸۰)

۲۳۔ مسیح اپنے آپ کو خُدا کہتا تھا۔ جس کی وجہ سے مصلوب ہوا۔ (مرقس ۱۴/۶۱-۶۲) (یوحنّا ۱۰/۳۳-۳۹)

۲۴۔ اگر تمہارا ایمان ہو۔ جو اس پہاڑ سے کہے کہ سمندر میں جا۔ وہ چلا جائے گا۔ (مرقس ۱۱/۲۳)

۲۵۔ ملک، صدق شالم بلا ماں ۔ باپ پیدا ہوئے۔ (عبرانیوں ۷/۱ تا ۴)

۲۶۔ پیلاطوس چاہتا تھا۔ کہ مسیح کو صلیب نہ دیا جاوے۔ (لوقا ۲۳/۲۲)

۲۷۔ رُوح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اُترا۔ (لوقا ۱۱/۲۱)

۲۸۔ خداوند مسیح نے کہا۔ کہ دُنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی۔ (یوحنّا ۱۴/۱۹) (متی ۲۳/۲۹) (لوقا ۱۳/۳۵)

۲۹۔ خداوند مسیح کہتا ہے۔ کہ آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔ سوائے ابن آدم کے جو آسمان سے اُترا۔ (یوحنّا ۳/۱۳)

۳۰- میں بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ (لوقا ۱۹/۱۵)

۳۱- مسیح کے پہلو سے خون و پانی نکلا۔ (یوحنا ۱۹/۲۴-۲۳)

۳۲- اپنے موتی سؤروں کے آگے نہ پھینکو۔ (متی ۷/۶)

۳۳- الزام مت لگاؤ۔ اپنی آنکھ کا شہتیر تجھے نظر نہیں آتا۔ (متی ۷/۳-۱)

۳۴- میں راستبازوں کو نہیں گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں۔ (لوقا ۵/۳۲)

۳۵- کون ہے میری ماں، کون ہے میرا بھائی۔ (متی ۱۲/۵۰-۴۸)

۳۶- اے عورت مجھے تم سے کیا کام۔ (یوحنا ۲/۴)

عیسائی لوگوں سے سوالات

۱- کیا یسوع مسیح صلیبی موت سے مرا؟

۲- کیا یسوع مسیح بنی آدم کے لیے نجات کا موجب ہوا؟

۳- کیا کوئی شخص سوائے یسوع مسیح کے بے گناہ تھا؟

۴- کیا آدم نے گناہ کیا؟

۵- کیا شریعت لعنت ہے؟

۶- کیا گناہ موروثی ہے؟

۷- گناہ کیا ہے؟ یعنی گناہ کی تعریف کیا ہے؟

۸ - کیا آدم قصوروار تھا؟
۹ - کیا موت گناہ کی پیداوار ہے؟
۱۰ - کیا آدمؑ کا قصور معاف ہُوا؟
۱۱ - کیا یسُوعؑ مسیح خدا کا بیٹا تھا؟
۱۲ - کیا یسُوعؑ انسان کا بیٹا تھا؟
۱۳ - کیا یسوعؑ مسیح نے کفارہ اپنی مرضی سے قبول کیا؟
۱۴ - کیا یسوعؑ مسیح دوسروں کے لیے صلیب پر مرا؟
۱۵ - کیا یسوعؑ مسیح صلیب کی موت سے لعنتی قرار دیا گیا؟
۱۶ - کیا یسوعؑ مسیح نے اپنے آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا کہا؟
۱۷ - کیا یسوعؑ مسیح آسمان پر چڑھ گیا؟
۱۸ - کیا یسوعؑ مسیح نے دعویٰ الوہیت کیا؟
۱۹ - مسیح کس طرح گرفتار ہُوا؟
۲۰ - مسیح کس جگہ فوت ہُوا؟
۲۱ - کیا مسیح مُردے سے زندہ ہُوا؟
۲۲ - کیا مسیح بمعہ جسم عنصری آسمان پر چڑھ گیا؟
۲۳ - کیا قربانی مسیح جائز و کافی و مفید بنی نوع انسان کے لیے تھی؟
۲۴ - تثلیث کیا ہے؟ کیا یہ شیطان کی ایجاد ہے؟
۲۵ - کیا کفارہ مسیح کی تعلیم قانونی طور پر جائز ہے؟
۲۶ - کیا تعلیم تثلیث بنی نوع انسان کے لیے مکروہ ہے؟
۲۷ - کیا یسوعؑ مسیح صلیب پر نہیں مرا؟ نہ ہی قبر سے اُٹھا - نہ ہی آسمان پر چڑھا؟

۲۸- کیا یسوع مسیح نے صلیبی موت اپنی مرضی سے یا جبراً اختیار کی؟

۲۹- کیا مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان کا سفر اختیار کیا؟

۳۰- کیا توبہ و استغفار نجات کا ذریعہ نہیں ہے؟

۳۱- کیا یسوع مسیح نے اپنی زندگی میں اپنی آمد کے مدعا کو پورا کیا؟

۳۲- کیا یسوع مسیح صلیب سے زندہ اُتارا گیا؟

۳۳- یسوع مسیح اکیلا کیوں صلیب پر چڑھایا گیا؟

۳۴- کیا کوئی گنہگار کسی دوسرے گناہ کا کفارہ نہیں ہو سکتا؟

اب میں آخر میں احمدی دوستوں سے استدعا کرتا ہوں اور ان کی توجہ اس ضروری امر کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں کہ وہ ان بائیبل کے حوالہ جات سے واقفیت پیدا کریں۔ ان کو یاد کر لیں۔ تاکہ عیسائیت کے غلط و باطل عقائد کا قلع قمع کیا جاوے جس نے دنیا کو گمراہ کر رکھا ہے۔ اور اسلام کی توحید دنیا میں پھیلے، کفر و شرک مٹ جاوے، وہ نور جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا جس کے ذریعہ دنیا روشن و منور ہوئی۔ پس اس نور کے ذریعہ عیسائی لوگوں کے دل کی تاریکی و ظلمت کا ازالہ کرو۔ جو بدقسمتی سے اس نور علیٰ نور کے چشمہ حیات سے نابلد طور پر یا عمداً گریز کرتے ہیں۔ ان کو سعی تبلیغ سے اس نوری چشمہ کا پانی پلاؤ۔ تاکہ وہ جوق در جوق اسلام کی صداقت و حقانیت سے بھرپور ہو کر حقیقی نجات حاصل کر سکیں اس مبارک کام کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دو۔ پیاسوں کی پیاس بجھاؤ۔ اور آب حیات پلاؤ۔ تاکہ وہ مُردوں سے زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کا وصال حاصل کر سکیں۔ جو کہ زندگی کا اصل مقصد ہے

ایسا ہی میں عیسائی دوستوں سے بھی یہ عرض کروں گا۔ کہ آپ لوگ قرآن مجید کی تعلیم پر جو کہ سراسر نور علیٰ نور ہے، غور و تدبر کریں۔ قرآن کے دل روحانیت سے پُر ہو جاویں گے۔ اور وہ اسلام کے خدا کا جلوہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ جو آج تک ان کے قلوب اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم ایک وسطی تعلیم ہے۔ تفریط و افراط سے بعید ہے۔ تورات کی تعلیم کی طرح نہیں۔ کہ آنکھ کا بدلہ آنکھ کان کا بدلہ کان ہے۔ جو سخت گیر تعلیم ہے۔ جو اُس زمانہ کے مطابق تھی۔ ایسا ہی بائیبل کی تعلیم حد درجہ نرمی پر مبنی ہے۔ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسری گال بھی اس کے آگے کر دے۔ اگر کوئی قمیض مانگے تو کوٹ بھی اُتار کر اس کو دے دے۔ اگر کوئی ایک کوس چلنے کے لیے کہے۔ تو دو کوس اس کے ہمراہ چلا جاوے۔ جو حد درجہ نرم تعلیم ہے۔ لیکن اسلام تعلیم دیتا ہے کہ اگر تمہاری آنکھ کو کوئی نقصان پہنچائے۔ تو اس کا بدلہ تو وہی ہے۔ لیکن اگر تم دیکھو کہ معاف کرنے سے اصلاح ہو جاوے گی۔ تو اس کو معاف کر دو۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا۔ پس عیسائی دوستو کو قرآن مجید کی خوبیوں و محاسن پر غور کرنا چاہیئے دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو صداقت اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

شیخ سمیع اللہ شاکر

سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ جماعت احمدیہ۔ لائل پور

مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۶۴ء